REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ر

۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ — ۲۰ فتح ہش ۱۳۳۴ — ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۹ دسمبر- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تین روز ربوہ میں قیام فرمانے کے بعد کل صبح بذریعہ کار لاہور واپس تشریف لے گئے۔ حضرت میاں صاحب موصوف کی طبیعت تاحال ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

— لاہور ۱۰ دسمبر بذریعہ ڈاک۔ بیگم مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ کل دن میں اور رات کے وقت گھبراہٹ زیادہ رہی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

افغانستان کو روس کی طرف سے دس کروڑ ڈالر کا قرضہ

ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے کی مدت میں مزید دس سال کی توسیع

ماسکو ۱۹ دسمبر۔ رات ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا کہ روس نے افغانستان کو دس کروڑ ڈالر قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ رقم فنی امداد کے پروگرام پر خرچ کی جائیگی۔ اس میں آبپاشی کے لئے بند تعمیر کرنے اور زرعی اور صنعتی ترقی کے لئے کارخانے کھولنے کے منصوبے بھی شامل ہیں علاوہ ازیں کابل کے لئے ایک ہوائی اڈہ بھی تعمیر کیا جائے گا۔ یہ رقم لمبی مدت کے قرضہ کے طور پر دی جائے گی۔ دونوں حکومتوں کے نمائندے بعد میں قرضے کی واپسی کی شرائط طے کریں گے۔ ریڈیو نے مزید اعلان کیا۔ کہ اسی طرح روس اور افغانستان کے درمیان ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے میں دس سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔ کل کابل میں ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں روس اور افغانستان کے مشترکہ مقاصد اور مشترکہ طرز عمل پر زور دیا گیا ہے۔ اس بیان سے یہ امر صاف عیاں ہوتا ہے۔ کہ افغانستان کے امور خارجہ روس کے زیر اثر آ گئے ہیں۔ یہ بیان روسی لیڈروں اور افغان حکمرانوں کی باہمی بات چیت کے اختتام پر جاری کیا گیا ہے۔ جو کل ہی اختتام پذیر ہوئی ہے۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ افغانستان اور روس کے درمیان اقتصادی ثقافتی اور تجارتی رشتے قائم ہیں۔ اور انہیں اور زیادہ مضبوط کرنا ضروری ہے۔ عالمی کشیدگی کم کرنے کے لئے جنیوا کانفرنس کی طرز کی کانفرنسیں ہونی چاہئیں۔ اسی طرح بیان میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں شامل کیا جائے۔ افغان وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خان نے روس کی طرف سے ملنے والی اقتصادی اور فوجی امداد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کل ۴ انہوں نے کابل میں اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ افغانستان ہر دوست ملک سے فوجی امداد لے گا۔ افغان وزیر اعظم سردار محمد داؤد خان نے آئندہ سال روس جانے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ یہ دعوت روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے دی تھی۔

آج سوڈان کی مکمل آزادی کا اعلان کر دیا جائیگا

نیا آئین تیار کرنے کیلئے عنقریب ایک مجلس دستور ساز قائم کی جائیگی

خرطوم ۱۹ دسمبر سوڈان کی مکمل آزادی کا اعلان کرنے کے لئے آج سوڈان پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ نئے انتظام کے تحت حکومت کے سربراہ اعلیٰ کے تقررات پانچ سوڈانی معززین کی ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔ پانچویں رکن باری باری صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ ملک کا نیا آئین تیار کرنے کے لئے ایک مجلس قانون ساز قائم کی جائے گی۔ جو اس بات کا خیال رکھے گی کہ دونوں حصوں کو ملا کر ملک میں ایک وفاقی حکومت قائم کی جائے۔

آئین کا مسودہ تیار ہے (چندریگر)

کراچی ۱۹ دسمبر۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر آئی آئی چندریگر نے کل یہاں طلباء کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کے آئین کا مسودہ تیار ہو چکا ہے۔ آپ نے کہا اس مسودہ میں بعض متنازعہ فیہ مسائل شامل نہیں کئے گئے۔ ان مسائل پر مخلوط پارٹی کے ارکان میں بات چیت ہو رہی ہے

ایران کو روس کی پیشکش

تہران ۱۹ دسمبر۔ ایران کو روس نے نیا تجارتی معاہدہ طے کرنے کی پھر دعوت دی ہے۔ اور یہ درخواست بھی کی ہے کہ ایران کے پارلیمانی نمائندوں کا ایک وفد ماسکو بھیجا جائے۔ یاد رہے کچھ عرصہ پیشتر دونوں ملکوں کے مابین ایک تجارتی معاہدے کے لئے بات چیت ہو رہی تھی۔ لیکن معاہدہ بغداد میں ایران کی شمولیت کے بعد بات چیت ملتوی کر دی گئی تھی

شمالی کوریا کے سابق وزیر خارجہ

- کو موت کی سزا -

ماسکو ۱۹ دسمبر۔ شمالی کوریا کے سابق وزیر خارجہ کو جاسوسی اور غداری کے الزام میں موت کی سزا دی گئی ہے۔ کل ماسکو ریڈیو نے یہ خبر نشر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ انہوں نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا تھا۔

مراکش میں سیاسی نظربندوں کو معافی

مراکش ۱۹ دسمبر سلطان مراکش سیدی محمد بن یوسف نے ان تمام سیاسی نظربندوں کو معافی دینے کا اعلان کیا ہے۔ جنہیں گذشتہ دو سال کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ ادھر مقنس میں خوب محلوں میں ہنگاموں کے بعد آٹھ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ مقنس مراکش کا چوتھا بڑا شہر ہے۔

اردن کے باشندوں کو وزیر داخلہ

- کا انتباہ -

عمان ۱۹ دسمبر۔ اردن کے وزیر داخلہ نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ ہنگامے نہ کریں۔ اور دفتروں اور دیگر کاروباری اداروں میں اپنے کام پر واپس آ جائیں۔ کل انہوں نے ایک اعلان میں یہ بھی واضح کیا۔ کہ جو لوگ گڑبڑ کریں گے۔ یا فساد میں حصہ لیں گے۔ ان کو سخت سزا دی جائے گی۔ حکومت اردن کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ عمان میں فوجی گورنر مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ فساد کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے ایک فوجی عدالت قائم کی گئی ہے۔

— ملتان ۱۹ دسمبر۔ ملتان، سیالکوٹ اور لاہور جیل کے چار سو قیدی اب خوش پور بند کی مرمت کر رہے ہیں۔ حالیہ سیلاب کے دوران فوج نے سدھنائی ہیڈ ورکس کو بچانے کے لئے اس بند کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۵ء

مغربی نظریات اور اسلام

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ آج کل دو نظریاتی بلاک ہیں۔ جو ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کے لئے باہم دست و گریبان ہیں۔ ایک اشتراکی اور دوسرا سرمایہ دارانہ جمہوری۔ روس اور اس کے چند ساتھی اشتراکی نظریہ کے علمبردار ہیں۔ اور امریکہ برطانیہ فرانس وغیرہ مغربی یورپ کے ممالک سرمایہ دارانہ جمہوریت کے حامی ہیں۔

اس وقت دنیا کو تیسری جنگ کا جو خطرہ لگا ہوا ہے۔ وہ انہی دو بلاکوں کی باہم آویزش کی وجہ سے ہے۔ دونوں اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کو مٹا دینے اور خود ہی تمام دنیا پر چھا جانے کے لئے کشمکش کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر یہ دونوں نظریاتی بلاک اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف صف آراء رہے۔ تو کسی نہ کسی دن تمام دنیا شعلوں کی لپیٹ میں آجائے گی۔

قومی تفوق کی روح جو یقیناً ان دونوں بلاکوں کی سرگرمیوں میں اثر انداز ہے۔ اس کو الگ رکھ کر صرف نظریاتی اختلاف کو لیا جائے۔ تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اشتراکیت اور سرمایہ داری ایک دوسرے کا قدرتی ردعمل ہیں۔ دونوں میں کچھ کچھ خوبیاں ضرور ہیں۔ مگر ضد اور اصرار کی وجہ سے ہر ایک دوسرے کو جھٹلانے اور زک دینے پر تلا ہوا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام میں یہ خوبی ضرور ہے۔ کہ وہ ہر انسان کی ذاتی قابلیت اور آزادی عمل کو تقویت دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان ترقی کر سکتا ہے۔ مگر یورپ اور امریکہ میں اس نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے۔ کہ اسکی یہ خوبیاں اکثریت کے لئے مہلک بن گئی ہیں۔ اور سرمایہ سمٹ کر چند لوگوں کے ہاتھ میں جمع ہو گیا ہے۔

دوسری طرف اشتراکیت بظاہر اور کم از کم نظریاتی طور پر مزدوروں اور محنتی لوگوں کی حامی ہے۔ مگر اس نے ایسا طریق کار اختیار کیا ہے۔ کہ جس برائی کو وہ مٹانے کے لئے میدان میں نکلی تھی۔ وہی برائی اور بھی خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ مزدوروں اور غرباء کی حالت تو نہیں بدلی۔ البتہ چند ہوشیار اور چالاک آدمیوں نے اپنا اثر و رسوخ قائم کر لیا ہے۔ اور مزدور وغیرہ بجائے مختلف آقاؤں کے ایک یا چند آقاؤں کی سازش کا شکار ہو گئے ہیں۔

دنیا میں ان دو نظریاتی گروہوں کا جائزہ لینے والے سمجھدار لوگ اب یہ سوچنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ ان دونوں کے درمیان کوئی معتدل راستہ تلاش کیا جائے۔ جو دونوں کی خوبیوں کا مجموعہ ہو۔ اور دونوں کے انتہائی نقطۂ نظر کی برائیوں سے مبرا ہو۔ بعض مسلمان جنہوں نے ان دونوں نظریات پر غور کیا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ ایسا درمیانی راستہ اسلام پیش کرتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلام نے جو اقتصادی اصول پیش کئے ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جائے۔ تو دنیا کا اقتصادی مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کی کدو کاوش واقعی قابل داد ہے۔ جنہوں نے اسلام کو دونوں متخاصم و متحارب نظریوں کے درمیان ایک تیسرا معتدل نظریہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ لوگ اکثر اس حقیقت کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ کہ اسلام اس طرح کا کوئی نظریہ نہیں ہے۔ جس طرح کا مثلاً اشتراکیت ایک نظریہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اشتراکیت اور مغربی سرمایہ داری ایک ہی سانپ ہے۔ جس کے دو منہ ہیں۔ اور وہ سانپ مادہ پرستی ہے۔ اشتراکیت اور سرمایہ داری میں جو جنگ ہے وہ عقلیت کی پیداوار ہے۔ جس کو موجودہ مغرب نے اپنا واحد رہنما بنا لیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ آج کا مغربی اور مغرب زدہ انسان اخلاقی اور روحانی اقدار کا منکر ہو گیا ہے۔ اشتراکیت اور سرمایہ داری محض انسانی عقلیت اور دانشمندی کے اوتار اور چڑھاؤ کی وجہ سے ایک دوسرے سے برسر جنگ ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے اگر سوچا جائے۔ تو اسلام ان دونوں کے درمیان درمیانی راستہ نہیں ہے۔ بلکہ دونوں کے برخلاف ایک بالکل ہی متضاد حقیقت ہے۔ اسلام کی بنیاد توحید باری تعالیٰ اور مابعد الطبعیات حقائق پر ہے۔ اگر صرف اقتصادی حالتوں کو لیا جائے۔ تو ہم یہ کہیں گے۔ کہ بے شک اسلام نے جو اقتصادی اصول پیش کئے ہیں۔ وہ بہترین ہیں۔ اور اقتصادی معمہ کو حل کر سکتے ہیں۔ مگر ان اصولوں کی بنیاد محض عقلیت پر نہیں ہے۔ اگرچہ وہ عقل کو بھی اپیل کرتے ہیں۔ لیکن ان پر عمل کرنے کے لئے موجودہ مغربی انسان کی پوری ذہنیت میں انقلاب لانے کی ضرورت ہے۔

اسلام کے اقتصادی اصولوں کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ یہ ایک نہایت وسیع المعنی لفظ ہے۔ مگر یہاں ہم اتنا کہیں گے۔ کہ جب تک انسان اخلاقی اور روحانی اقدار کا قائل نہ ہو۔ اسلام کے اقتصادی اصولوں کو بروئے کار نہیں لایا جا سکتا۔ مثلاً اسلام کا اصول یہ ہے۔ کہ ہر انسان کو اپنی قابلیت کے مطابق دولت پیدا کرنے کا پورا پورا موقع دیا جائے مگر اس سے کچھ مقررہ فی صد رفاہِ عام کے کاموں میں صرف کرنے کے لئے لے لیا جائے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ مگر اسلام یہیں بس نہیں کرتا۔ بلکہ ایک متقی انسان کی وہ یہ تعریف کرتا ہے۔ کہ

مما رزقنھم ینفقون.

یعنی جو رزق ہم نے اسے عطا کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جو کچھ کسی نے ہماری دی ہوئی قوتوں سے پیدا کیا ہے۔ اسے راہِ للہ خرچ کرے۔ ایک شخص جو مقررہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ وہ مسلمان تو رہتا ہے۔ مگر متقی کہلانے کے لئے اسے اپنی لازمی ضروریات سے بچا کر رفاہِ عام کے لئے دینا چاہیئے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ جو شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ وہ اپنی کمائی میں سے ایک مقررہ حصہ رفاہِ عام کے لئے صرف کرتا ہے۔ اگر ہر صاحب نصاب مسلمان زکوٰۃ ادا کرے۔ تو معاشرہ میں ایک اطمینان ضرور پیدا ہو گا۔ اور وہ لوگ جو باوجود کوشش کے اپنی ضروریات کے مطابق کمائی نہیں کر سکتے۔ ان کی کمی اس طرح پوری ہو سکتی ہے۔ لیکن اسلام معاشرہ میں ایسا ارتقا چاہتا ہے۔ کہ یہ دنیا ہر ایک انسان بلکہ ہر ایک جاندار کے لئے جنت کا نمونہ بن جائے۔ اقتصادی بناء پر جو تنازعات یا بے چینیاں معاشرہ میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ وہ ختم ہوں۔ اس کے لئے اسلام مطالبہ کرتا ہے۔ کہ جو شخص خداداد قابلیتوں سے اپنی ضروریات سے بہت زیادہ کما سکتا ہے۔ اور کماتا ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا فالتو روپیہ انفاق کر دے۔ اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو روحانی مدارج میں عروج کا وعدہ دیتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اس جنت میں داخل ہوتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے

ادخلی جنتی

کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

ہم ابھی کہہ چکے ہیں۔ کہ اسلام نے جو اقتصادی اصول پیش کئے ہیں۔ وہ عقلاً بھی بہترین ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ مگر ان پر عمل کرنے کے لئے صرف عقلیت کی ترغیب کافی نہیں ہے۔ ہر ایک انسان کی عقل مختلف ہے۔ اور عقلاً ہر انسان ذاتی مفاد کو بہتر سمجھتا ہے۔ اس لئے فالتو دولت کے انفاق کے لئے کسی ایسے موثر کی ضرورت ہے۔ جو عقلیت سے بالا حیثیت رکھتا ہو۔ اور وہ ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد ہی ہو سکتے ہیں۔

اشتراکیت اور سرمایہ داری دنیا کا اقتصادی حل محض عقلیت سے کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان میں محاربہ کی حد تک اختلاف ہے۔ اور جب تک وہ عقلیت کو ہی اپنا واحد رہنما سمجھیں گے، یہ محاربہ کسی نہ کسی صورت میں ضرور جاری رہے گا۔ اس لئے جب تک عقلیت اور مادہ پرستی سے انسان کو آزاد نہ کیا جائے۔ اس وقت تک دنیا میں چین نہیں ہو سکتا۔ اس طرح اسلام اشتراکیت اور سرمایہ داری کے درمیان اگر معتدل راستہ ہو۔ تو اس کی کامیابی صرف اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ان اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہو۔ اور اعمال کی جزا سزا پر ایمان ہو۔

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کے دسمبر ۱۹۵۵ء کے شمارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک پرمعارف خطبہ جمعہ کے علاوہ مختلف اہم مضامین بھی شائع ہوئے ہیں۔ جو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں بہت مفید ہیں۔ تعلیم یافتہ اور ذی استطاعت احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس رسالہ کے خود بھی خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بھی خریدار بننے کی تحریک فرمائیں۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پوری ہو سکے۔ اس سلسلے میں احباب کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ ارشادات پیش نظر رکھنے چاہئیں:۔

(۱) "یہ امریکہ میں جاتا ہے۔ انگلینڈ میں جاتا ہے۔ جرمنی میں جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف ممالک میں جاتا ہے۔ یہ فلپائن سے جو بیعت آئی ہے۔ غالباً یہ بھی اسی طرح سے آئی ہے۔ ہم نے فلپائن میں پرچے بھجوانے شروع کئے تھے۔ یہ پہلی بیعت غالباً اسی ریویو کی اشاعت کی وجہ سے ہی ہوئی ہے۔"

(۲) "اگر یہ دس ہزار چھپے .... اور دنیا کی تمام لائبریریوں میں جانا شروع ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ سال دو سال کے اندر تہلکہ پڑ جائے گا۔" (الفضل ۱۲ر جنوری ۱۹۵۵ء)

امید ہے کہ احباب کرام اس پر توجہ کرتے ہوئے ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت میں ضرور حصہ لیں گے۔

مبلغین اسلام کی تبلیغی مساعی

امریکہ میں اسلام کے پُر امید اور روشن مستقبل کی ایک جھلک

۱۸ افراد کا قبولِ اسلام!

رسالہ مسلم سن رائز۔ انگریزی ترجمۃ القرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت

نو مسلم دوستوں کا اسلام کے ساتھ والہانہ اخلاص

ملک کے طول و عرض میں احمدی مبلغین اسلام کی تبلیغی مساعی!

(از مکرم سید جواد علی صاحب بی اے سیکرٹری احمدیہ مشن امریکہ)

نہایت مبارک دور

امریکہ مشن کے لئے گذشتہ ششماہی نہایت مبارک ثابت ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یورپ میں آمد پر جولائی کے آخر میں تمام یورپ، مغربی افریقہ اور امریکہ کے مبلغین کی ایک کانفرنس حضور کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں امریکہ مشن کی نمائندگی مکرمی خلیل احمد صاحب ناصر نے فرمائی۔ اس کانفرنس کے اختتام پر دنیا میں تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے جو پروگرام بنائے گئے ان کی بناء پر امریکہ کا مستقبل اسلام کی ترقی کے متعلق انشاء اللہ بہت پر امید ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی اور اس کانفرنس کے فیصلہ جات پر صحیح طور پر عمل ہو سکا تو وہ دن دور نہیں جب امریکہ میں اسلام کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہو جائیگا۔ امریکی احمدیوں نے حضور کی علالت کے پیش نظر حضور کی خدمت میں ۳۰۰۰ ڈالر کی رقم پیش کی تھی تا کہ حضور اپنی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے اسے خرچ کریں۔ مقامی احمدی دوستوں کی یہ قربانی ان کی اسلام اور احمدیت سے محبت اور حضرت اقدس سے عقیدت کی آئینہ دار ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ کی مختلف اطراف سے واشنگٹن میں جو خطوط ہمارے بھائیوں کی طرف سے حضور کی صحت کے بارے میں وصول ہوتے رہے وہ ان کی اسی عقیدت و محبت کو ظاہر کرتے تھے۔ ہر روز کئی خطوط اس مطالبے پر مشتمل موصول ہوتے رہے کہ حضور کی صحت سے احباب کو باقاعدہ باخبر رکھا جائے چنانچہ امریکہ مشن کے مرکز واشنگٹن نے اس کا انتظام کیا۔ پاکستان اور لنڈن سے حضور کے متعلق آمدہ خبروں کو چھاپ کر متواتر تمام مشنوں میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ احمدیہ گزٹ میں باقاعدگی سے حضور کی بیماری کے متعلق اطلاعات شائع ہوتی رہیں۔ اور دعاؤں پر زور دیا جاتا رہا۔ ذاتی خطوط کے ذریعہ بھی احباب کو آگاہ کیا گیا۔ اور احباب نہایت دلچسپی سے ان خبروں کو پڑھکر دعاؤں میں مشغول رہے۔ الحمد للہ کہ حضور اب کافی حد تک صحت حاصل کر کے واپس پاکستان تشریف لے جا چکے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت بخشے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

سالانہ کنونشن

نو مسلموں میں صحیح اسلامی روح پیدا کرنے۔ ان کی دینی، اخلاقی، علمی اور مادی صلاحیتوں کو احسن طور پر بروئے کار لانے کیلئے امریکہ کی جماعت سال میں ایک دفعہ کنونشن کرتی ہے جس میں دور و نزدیک سے سینکڑوں کی تعداد میں نمائندگان شرکت کرتے ہیں۔ امسال بھی یہ کنونشن امریکہ کی ایک ریاست مسوری میں سینٹ لوئیس کے مقام پر منعقد ہوئی۔ جس ذوق و شوق اور جذبے کے ساتھ احباب نے اس میں شمولیت کی اور جو خلوص اور اسلام سے محبت کا جوش انہوں نے دکھایا اس کا نقشہ احباب الفضل میں امریکہ مشن کی کنونشن کی رپورٹ میں تفصیلاً مطالعہ فرما چکے ہوں گے۔ تبلیغ و تربیت کا یہ سلسلہ ہمارے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جب کہ ان مٹھی بھر مسلمانوں کو اپنے گھروں اور شہروں سے باہر نکل کر دور دراز سفر کے بعد ایک مقام پر اکٹھے ہو کر اپنے اسلامی کردار۔ وضع قطع اور اسلام سے محبت کے جوش کو دکھانے کے لئے خاص موقعہ حاصل ہوتا ہے۔ اخبارات میں اعلانات اور پریس کی توجہ کو اس طرف مبذول کرانے کی وجہ سے بہت سے غیر مسلم بھی کنونشن میں شرکت کرتے ہیں۔

رسالہ مسلم سن رائز

سہ ماہی رسالہ مسلم سن رائز واشنگٹن کے مرکزی دفتر سے شائع ہوتا ہے اور اسکی مانگ دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس رسالے کے دو اشوع شائع ہو چکے ہیں۔ اگر مستقبل میں ہمیں اپنے اس رسالے کی ضخامت کو بڑھانے کا موقعہ ملا تو انشاء اللہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ اس کی مدد سے امریکہ میں خصوصاً اور بیرونی ملکوں میں عموماً ہم اسلام کو صحیح صورت میں پیش کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

جب کبھی کوئی ایسا مضمون امریکی اخبارات میں چھپتا ہے جو اسلام کے متعلق غلط فہمی پھیلانے والا ہو تو اس کی تلافی کیلئے ہم پوری کوشش کرتے ہیں۔

اسلام پر الزامات کے جواب

پچھلے چند مہینوں سے ایران میں بہائی مذہب کے خلاف تشددانہ کارروائی کی جاتی رہی ہے۔ ایران میں ان واقعات کو بیان کرتے ہوئے امریکہ کے ایک ہفتہ وار جریدے NEWSWEEK نے اسلام کے متعلق یہ الزام لگایا کہ اسلام اپنے مخالفوں کو طاقت سے کچلنے کا حامی ہے اور اپنے خیالات کو دوسروں پر تلوار کی نوک سے ٹھونسنے کا دعویٰ کرتا ہے امریکہ میں صرف ہماری جماعت ہی تھی جس نے اس حملے کا جواب دینا اپنا فرض سمجھا۔ امریکہ مشن کی طرف سے NEWSWEEK کو ایک خط لکھا گیا کہ ایران میں جو کچھ ہو رہا ہے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اسلام صلح اور امن کا پیغامبر ہے اور کسی کے دین میں نہ تو جبراً دخل دینے کا دعویٰ کرتا ہے اور نہ اپنے خیالات پھیلانے میں جبر سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ ہمارے اس خط کے جواب میں NEWSWEEK کے ایڈیٹر کا خط ہمیں موصول ہوا جس میں اس نے افسوس کا اظہار کیا کہ غلطی سے اس پرچے میں ایسی بات چھپ گئی جسکی اسلام اجازت نہیں دیتا اور آئندہ اس پرچے نے محتاط رہنے کا وعدہ کیا۔

لٹریچر کی اشاعت

لٹریچر کی اشاعت کا کام مغربی ممالک میں تبلیغ کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہاں پر عیسائیت کروڑوں روپیہ ہر سال خرچ کرتی ہے۔ ایسے حالات میں عیسائیت کے گھر میں بیٹھکر ہماری اشاعت لٹریچر کی کوشش آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے اور جو لٹریچر ہمارے پاس ہے اس میں سے ایک پمفلٹ بھی ایسا نہیں ہے کہ جسے ہم بغیر قیمت مفت تقسیم کر سکیں۔ جو تھوڑا بہت لٹریچر ہوتا ہے اس کو بھی بڑی احتیاط سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں مسٹر جیمز مشنر کا مضمون جو READE'S DIGEST میں مئی کے مہینے میں چھپ چکا ہے اور جس کا عنوان ہے "ISLAM THE MISUNDERSTOOD RELIGION" اس مضمون کو ہم نے جیمز مشنر کی اجازت سے دوبارہ دس ہزار کی تعداد میں چھاپ کر تقسیم کیا ہے۔ اس مضمون کو اس لحاظ سے کافی پسند کیا گیا ہے کہ ایک تو غیر مسلم کے ہاتھ سے لکھا گیا ہے۔ دوسرے اس کا لکھنے والا امریکہ کا ایک مشہور ادیب ہے۔ چنانچہ اس مضمون کی اشاعت نے اسلام کے بارے میں واقفیت حاصل کرنے والوں کے حلقے کو کافی وسیع کر دیا ہے اور مختلف اطراف سے اسکی مانگ آتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم THE ORIENTAL AND RELIGIOUS CORPORATION LTD. RABWAH کے بیحد ممنون ہیں کہ انہوں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بمعہ عربی عبارت چھاپ کر دنیا پر بے حد احسان کیا ہے۔ امریکہ میں بیشتر مسلمان گھرانوں کو جونہی ایسے نفیس اور دیدہ زیب قرآن کا پتہ چلتا ہے وہ ہمیں آرڈر بھیج دیتے ہیں۔ علاوہ مسلمانوں کے کئی ایک غیر مسلم بھی اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارے لٹریچر میں قرآن کریم کے اس ترجمے کو ایک اہم مقام حاصل ہو گیا ہے جسکی وجہ سے ہماری تبلیغ کے ذرائع میں کافی اضافہ ہو تا جا رہا ہے۔

حامیان صلیب کی توجہ حضرت مسیح ناصری کی وفات کی طرف بہت جلد ہوتی ہے اس لئے خصوصیت سے وہ لٹریچر کافی جاذب ہے جس میں حضرت مسیح ناصری کی وفات صلیب پر نہ ہونے اور ہجرت کشمیر کا ذکر ہے۔ گو اس وقت اس مضمون پر ہمارے پاس بہت کم لٹریچر موجود ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو اس کے متعلق مزید لٹریچر شائع کیا جائے گا۔

لاس اینجلس مشن نے پانچ ہزار کی تعداد میں تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے اور سینکڑوں افراد کو لٹریچر بذریعہ ڈاک روانہ کیا۔ اس کے علاوہ جو احباب ہمارے مشن کے مراکز میں تشریف لاتے ہیں ان کو لٹریچر مفت بھی دے دیا جاتا ہے اور بعض مطالعے کے لئے لیجاتے ہیں اور پڑھکر کتب واپس کر دیتے ہیں۔

انگریزی ترجمۃ القرآن

واشنگٹن کی پبلک لائبریری کو قرآن کریم کا نسخہ پیش کیا گیا۔ امریکن یونیورسٹی کی درخواست پر BIBLICAL BACKGROUND OF ISLAM نامی ایک پمفلٹ کی کاپیاں ان کو بھیجی گئیں۔ TRANS JORDAN کے سفیر کی طرف سے لٹریچر کی مانگ آئی چنانچہ ان کو لٹریچر بھیجا گیا۔ BIBLICAL BACK GROUND OF ISLAM کی پانچ ہزار کاپیاں اسرائیل بھیجی گئیں

غرضیکہ ہر ممکن ذریعے سے لٹریچر کی اشاعت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اشاعت لٹریچر کے علاوہ ہماری تبلیغ کا ایک ذریعہ لیکچرز اور تقاریر بھی ہیں۔ مختلف سوسائٹیوں، اجتماعی اداروں اور چرچوں کی طرف سے تقاریر کی دعوت ملتی رہتی ہے اور ایسے مواقع سے پورا فائدہ اٹھایا جاتا ہے جسکی

"رسول پاک کی حیات طیبہ کے حالات پڑھنے سے میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہو گئی ہے کہ میں حضور اکرم کی اتباع کروں۔ میں یہ بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ میں نے آج تک ایسے انسان کامل کے حالات نہ پڑھے تھے نہ سنے تھے۔ میں گہرے طور پر اس سے متاثر ہوا ہوں"۔

"اسی کتاب (دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت امام جماعت احمدیہ) کو پڑھنے کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر میں اسلام کی صداقت پر ایمان نہ لایا تو یہ میری بیوقوفی اور حماقت ہو گی"۔

(کینیڈا کا ایک سعید الفطرت عیسائی نوجوان)

★ ★

وجہ سے علمی طبقے کو اسلام سے روشناس کرانے کا کافی موقع ملتا ہے۔ زیر رپورٹ میں واشنگٹن میں مکرمی خلیل احمد صاحب ناصر نے شہزاد ہوٹل میں اٹلانٹک یونین کے تحت ایک تقریر کی۔ American University کی دعوت پر آپ نے ایک اور تقریر فرمائی اسی طرح ARLINGTON جو امریکہ کی ایک ریاست ورجینیا کا ایک شہر ہے اور اس کی حدود واشنگٹن سے ملتی ہیں وہاں پر مکرمی ناصر صاحب نے METHODIST CHURCH میں اسلام کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ خاکسار نے واشنگٹن کے ایک مقامی PRESBYTERIAN CHURCH میں ایک لیکچر دیا۔

مختلف حلقوں کے مبلغین کی رپورٹیں

ہمارے نیویارک کے مبلغ مکرم نور الحق صاحب انور کو نیویارک یونیورسٹی کی طرف سے تین دفعہ دعوت ملی اور آپ نے اس یونیورسٹی میں تین لیکچر اسلام پر دیئے جو نہایت کامیاب رہے۔ ہر لیکچر کے اختتام پر سوالات کا موقعہ ہمیشہ دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے طلباء اور پروفیسران اور حاضرین سوالات کر کے اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرتے رہے۔ ان تقاریر کے علاوہ بعض طلباء کو بذریعہ ڈاک بھی لٹریچر بھیجا جاتا رہا۔

نیویارک میں TIME SQUARE کو شہر میں ایک وسطی چوک کی حیثیت حاصل ہے۔ جو نیویارک کا ایک بارونق اور مشہور بازار ہے موسم گرما میں رات کے وقت عموماً مختلف خیالات کے لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے سٹیج بنا کر پبلک لیکچر کرتے ہیں۔ لیکچر کرنے والوں میں اکثریت عیسائی پادریوں کی ہوتی ہے کچھ عرصہ سے مبلغ نیویارک کی نگرانی میں پروگرام تیار کر کے نیویارک مشن کے ممبروں نے بھی ان تقاریر میں حصہ لینا شروع کیا ہے۔ چنانچہ یہ دوست TIME SQUARE میں جا کر اپنا سٹیج لگا لیتے ہیں اور اسلام پر تقاریر شروع کر دیتے ہیں جس کے سننے کیلئے سینکڑوں افراد ارد گرد سے جمع ہو جاتے ہیں۔ امسال گرمیوں کے موسم میں ہر ہفتہ اس چوک میں لیکچر ہوتے رہے۔ الحمد للہ کہ ان لیکچروں کے نتیجہ میں جہاں بعض غیر مسلم احباب نے دار التبلیغ میں آکر مزید معلومات حاصل کیں وہاں مسلمانوں کو بھی جماعت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ بعض عربوں نے خصوصیت سے اس امر کا اظہار کیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس طرح بر سر عام اسلام کی صداقت کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے اور تثلیث کا مقابلہ کرتی ہے۔ بعض نے ان لیکچروں کی اس کامیابی کی وجہ سے مبلغ نیویارک کو گھر پر آکر دعوتیں بھی دیں۔ انہی لوگوں میں سے ایک دن ایک عرب نوجوان گھر پر تشریف لائے اور کافی دیر تک احمدیت پر باتیں کرتے رہے۔ دوران گفتگو میں انہوں نے

اس امر کا اعتراف کیا کہ مغربی ممالک میں احمدی ہی اسلام کی صحیح تصویر اور عملی اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرتے ہیں۔ تقاریر کے دوران میں اور بعد سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ ایک صاحب نے خط لکھا کہ وفات مسیح کا ثبوت پیش کیا جائے۔ انہیں ایک مختصر سا ٹریکٹ بھجوایا گیا۔ تیسرے دن ان کا جواب آیا کہ مضمون نہایت دلچسپ ہے ازراہ کرم اس ٹریکٹ کی متعدد کاپیاں ارسال فرمائیں تاکہ وہ اپنے احباب میں تقسیم کر سکیں۔

لاس اینجلز میں مکرمی شکر الٰہی صاحب نے تین مختلف گرجوں یعنی South gate church، Christ Memorial church اور Vermont Square Methodist Church میں تقاریر فرمائیں۔ ہر سہ تقاریر کے بعد سامعین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ان سوالات کا رنگ بجائے بحث کے محققانہ تھا۔ سوال کرنے والے اسلام کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ مندرجہ بالا تین گرجوں کی نوجوانوں کی مجالس کے وفد اپنے پادریوں کی زیر نگرانی مشن ہاؤس میں آئے اور ان کے سامنے موقعہ کے مطابق اسلام اور احمدیت پر تقاریر کی گئیں اور سامعین جو کالج کے طلباء تھے کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور لٹریچر برائے مطالعہ پیش کیا گیا۔

انفرادی تبلیغ کے ذرائع میں سے ایک بڑا ذریعہ مشن ہاؤسز ہیں جن میں وقتاً فوقتاً مختلف احباب آتے رہتے ہیں اور سلسلے کی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ واشنگٹن مشن میں ایک عیسائی لڑکا آتا رہا اور اس کے علاوہ مسٹر منیر احمد مویر جو نئے مسلمان ہیں مشن ہاؤس میں آئے اور کافی دیر ٹھہرے رہے۔ مسٹر منیر احمد ایک سفید نو مسلم احمدی ہیں۔ آجکل تھائی لینڈ میں امریکن سفارت خانے میں تبدیل ہو کر چلے گئے ہیں۔ مخلص جوان ہیں اور سلسلے کی کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ تبلیغ میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ ہندوستانی سفارت خانے کے پریس اٹاچی کو چائے کی دعوت دی گئی اور لٹریچر پیش کیا گیا۔ ڈیٹرائیٹ سے ایک علم دوست منیر احمد خالد صاحب تشریف لائے اور ان کو لٹریچر دیا گیا ان کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی تھا جو یونیورسٹی کا طالب علم تھا اس کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ پانچ ایرانی واشنگٹن مشن میں آئے اسی طرح کئی اور احباب آتے رہتے ہیں۔ جن کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔

نیویارک مشن میں بہت سے اصحاب تشریف لائے اور مبلغ حلقہ سے گفتگو کرتے رہے ان میں سے بعض نے مشن کے اجلاسوں میں شرکت بھی کی اور لٹریچر حاصل کر کے مطالعہ کر رہے ہیں۔

لاس اینجلیس مشن میں لائبریری صبح سے شام تک کھلی رہتی ہے۔ مختلف احباب مشن ہاؤس میں آتے رہے اور لٹریچر حاصل کرتے رہے اور اسلام کے متعلق معلومات لیتے رہے (باقی)

چندہ امداد درویشاں کے لئے خاص اپیل

دوست اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی

مجھے اطلاع ملی ہے کہ کچھ عرصہ سے امداد درویشاں کے چندہ میں بہت کمی آگئی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے کچھ عرصہ ہوا احباب کو اطلاع دی تھی۔ اس وقت سیلاب کے غیر معمولی نقصانات کی وجہ سے قادیان کے درویشوں اور ان کے عزیزوں کو پہلے سے بھی بہت زیادہ امداد کی ضرورت ہے۔ اور قادیان میں سلسلہ احمدیہ کی جن عمارات کو بارشوں کی وجہ سے نقصان پہونچا ہے۔ انہیں دوبارہ تعمیر کرانے کے لئے بھی ہزارہا روپیہ درکار ہے گویا اس وقت چندہ امداد درویشاں کے تعلق میں دو قسم کی ضروریات درپیش ہیں۔ اوّل ان درویشوں کی امداد جنہیں نقصان پہونچا ہے۔ اور دوسرے قادیان کی انجمن کی امداد جس نے بہت سی منہدم شدہ عمارات دوبارہ تعمیر کرانی ہیں۔ دوسری طرف ہندوستان کی جماعتیں بالعموم نہ صرف تعداد میں کم ہیں۔ بلکہ مالی لحاظ سے بھی بحیثیت مجموعی بہت کمزور ہیں۔

ان حالات میں پاکستان کے دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس وقت چندہ امداد درویشاں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور احباب قادیان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ قادیان کے درویش انفرادی حیثیت میں وہاں نہیں بیٹھے ہوئے بلکہ حقیقتاً اور مذہب کی روح کے لحاظ سے وہ قادیان میں ساری جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں۔ اور سلسلہ کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے اور ان کی خدمت بجالانے کا مقدس فرض ادا کر رہے ہیں۔

پس میں احباب پاکستان کی خدمت میں پر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس نازک وقت میں اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور وسعت قلب اور قربانی کی روح کے ساتھ اس کام میں حصہ لیں اور چندہ امداد درویشاں کی مد میں بیش از پیش رقوم بھجوا کر خدا کے حضور سرخرو ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں موجودہ حالات میں یہ چندہ بڑھنا چاہیئے تھا۔ وہاں وہ گذشتہ چند ماہ سے بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ حالانکہ سچے مومنوں کا قدم ہر لحظہ آگے اٹھنا چاہیئے۔ اور یہ امداد تو درحقیقت درویشوں کی امداد نہیں بلکہ سلسلہ کی امداد اور ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کا رنگ رکھتی ہے۔

پس اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور اس خاص موقعہ پر غیر معمولی توجہ اور غیر معمولی قربانی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر چندہ بھجواؤ تاکہ نہ صرف مصیبت زدہ درویشوں کی امداد ہو سکے اور نہ صرف منہدم شدہ عمارتوں کی تعمیر کی جا سکے بلکہ اس نمائندگی کا بھی حق ادا ہو جو آپ لوگوں کی طرف سے قادیان کی انجمن اور قادیان کے درویش کر رہے ہیں۔ قادیان کا درویش حلقہ دراصل ہمارے لئے ایک مقدس روضہ ہے جیسا کہ آئینہ کمالات اسلام والے کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ایک روضہ قرار دیا ہے۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ:-

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

تمام رقوم ربوہ کے پتہ پر جانی چاہیئے۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد
حال وارد لاہور ۱۳/۱۲/۵۵

درخواستہائے دعا

(۱) دختر م حمیدہ بشریٰ بعارضہ بخار شدید بیمار ہے۔ احباب صحت کامل و عاجل کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد ابراہیم، ڈیرہ غازیخان)

(۲) میرا چھوٹا بھائی عبد الرحمٰن ایک مہینہ سے بیمار ہے۔ دائیں طرف فالج گر گیا ہے۔ احباب درد دل کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت بخشے خاکسار عبد الرحیم ساقی ولد رحمت علی سیکرٹری مال تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔

صفائی کا التزام روحانی جماعت کے اہم اصولوں میں شامل ہے

(از مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر ربوہ)

صفائی اور نظافت ایک روحانی جماعت کے اہم اصولوں میں شامل ہے۔ "پاکیزہ روح پاکیزہ جسم میں ہی رہ سکتی ہے" کا مقولہ ایک واضح صداقت پر دلالت کرتا ہے۔ جن قوموں نے دنیا میں ترقی کی ہے۔ انہوں نے دوسرے اصولوں کے ساتھ ساتھ صفائی کے اصول کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ پھر وہ جماعت جس کی غرض ہی نیکی اخلاق اور اصول کی استواری ہو۔ کس طرح قوانین قدرت سے مستغنی ہو سکتی ہے۔ بلکہ وہ تو ہر شعبہ زندگی میں دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتی ہے۔ کیونکہ دین محض گوشہ نشینی میں عبادت کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ خداتعالیٰ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کے پاکیزہ امتزاج اور ان کے اجاگر کرنے کے مترادف ہے۔ جب تکمیل جسم سے تکمیل اخلاق اور تکمیل اخلاق سے تکمیل روح ہو۔ تب جا کر رضائے الٰہی حاصل ہو سکتی ہے۔

جب کسی بستی کی آبادی کی تجاویز زیر غور ہوں۔ تو اس کام کے لئے مقرر کردہ ماہرین کی کمیٹی کے پلان میں یہ چیز شامل ہوتی ہے۔ کہ صفائی اور نکاس کا انتظام کیا جائے۔ نیز آمدورفت کی سہولت کے لئے مناسب سڑکیں بنائی جائیں۔ اور گڑھے پر کئے جائیں۔

جس طرح جھوٹ روحانیت کے لئے سم قاتل ہے۔ اور بے جا و بے معنی گفتگو اور شور و غل اعلیٰ اخلاق کے منافی ہیں، اسی طرح صفائی کا فقدان اور سڑکوں کی نادرستی وغیرہ کی وجہ سے جو گرد و غبار اڑتا ہے۔ وہ انسانی جسم اور صحت کے لئے ضرر رساں ہے۔

صفائی بھی انفرادی اور اجتماعی طور پر کی جاتی ہے۔ یعنی افراد اپنے اپنے مکانوں اور ملحقہ جگہوں کا خیال رکھیں۔ اور منتظمین سڑکوں وغیرہ کا۔ لیکن اس کے لئے بھی صحیح احساس پیہم عمل اور کڑی نگرانی کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی چیز کے متعلق پورا غور و خوض نہ کیا جائے۔ اور پھر اس کے عملی پہلوؤں پر استقلال اور دیانتداری سے دوام اختیار نہ کیا جائے۔ حقیقی کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی۔

خداتعالیٰ کا خانہ تو بہرحال ہر معاملہ میں نمبر اول پر ہونا چاہیئے۔ صحیح اور انتھک کوششوں کے مکمل نتائج دیکھنے کے لئے خشیت اللہ۔ تقویٰ اور دعا کو ہر وقت اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

ان اصولی امور کے بعد میں جلسہ سالانہ پر صفائی کے متعلق بعض باتیں اختصار سے تحریر کرتا ہوں۔ کیونکہ ایسے اجتماعی موقعوں پر جہاں ہر احمدی کو باوقار نظر آنا چاہیئے۔ وہاں صفائی کے بارہ میں بھی پوری احتیاط برتنی چاہیئے۔

(۱) ادھر ادھر تھوکنا اور بول و براز نہیں کرنا چاہیئے۔ تھوکنے کے لئے رومال یا مستعمل کپڑے کا ٹکڑا اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ بول و براز کے لئے منتظمین جلسہ مناسب جگہوں پر یورینلز (Urinals) اور گہری ٹٹیوں (Deep Tranches) کا انتظام کریں اور پھر اس ڈیوٹی پر مقرر کردہ افراد کے ذریعہ ان کے صحیح استعمال کی نگرانی کرنا چاہیئے۔

(۲) دکاندار اشیاء خورونوش ڈھانپ کر رکھیں تا گرد اور مکھیوں کی وجہ سے بیماری کے اندیشہ کو کم کیا جائے۔ نیز استعمال شدہ برتنوں کو ابلتے ہوئے پانی اور صابن سے صاف کیا جائے۔

(۳) اس موقع پر احباب اگر اپنے کھانے کے برتن ساتھ لے آئیں اور پھر کھانے کے بعد خود ہی صابن سے صاف کر لیا کریں۔ تو برتنوں کی صفائی کا مسئلہ بہت حد تک حل ہو سکتا ہے۔

جلسہ سالانہ پر قلیوں کی ضرورت

وہ دوست جو کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں بطور قلی مزدوری کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں کسی ذمہ دار دوست کی تصدیق سے ۲۵ دسمبر تک مجھے پہنچا دیں۔

(ابوالمنیر نورالحق پروفیسر جامعۃ المبشرین ناظم استقبال جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

عزیزم محمد سلیم مرحوم

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب)

عزیزم محمد سلیم مرحوم میرا بھانجہ اور ملک محمد لطیف صاحب محرر چونگی ربوہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ تقریباً چھ ماہ تک خنازیر کی مرض سے بیمار رہ کر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ مرحوم کئی خصوصی اوصاف کا مالک تھا۔ جس کا اظہار اس غرض سے کیا جاتا ہے۔ کہ قارئین مرحوم کے لئے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

مرحوم کی عمر ۱۶ سال تھی۔ نویں جماعت میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ طبیعت کے لحاظ سے نہایت متین اور شریف تھا۔ اور متانت اور حلم کا مجسمہ تھا۔ بچپن کی عمر میں ہی پانچ وقت نماز باجماعت کا پابند تھا۔ مسجد احمدیہ بھینی میں پانچوں وقت خود اذان کہتا۔ کچھ دیر نمازیوں کی انتظار کرتا۔ اگر کوئی اور دوست آ جاتے۔ تو ان کے ساتھ مل کر نماز باجماعت ادا کر لیتا۔ ورنہ خود ہی نماز ادا کر کے گھر آ جاتا۔

میرے والد صاحب جو کہ آنکھوں سے معذور ہیں۔ گرمیوں میں اکثر اپنے گاؤں چلے جاتے ہیں۔ اس عرصہ میں مرحوم والد صاحب مکرم کو پانچوں وقت ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے جاتا۔ اور نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد واپس گھر لے آتا۔ والد صاحب مکرم ہمیشہ اس کے لئے دعائے خیر فرماتے رہتے تھے۔ مرحوم گھر کے کام کاج میں بھی انتھک تھا۔ کھیل کود کے لئے وقت ہی نہ ملتا تھا۔ گھر کے کام اور سکول کے کام میں تمام دن مصروف رہتا تھا۔

اس کے والدین نے اس کی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ اور میٹرک کے بعد حضور کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ تھا۔ مرحوم اکثر کہا کرتا تھا۔ کہ میرے لئے دعا کریں کہ میرا وقف قبول ہو جائے اور مجھے دین کی خدمت کا موقع مل جائے۔

مرحوم والدین کا اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے تمام گھر والوں کا منظور نظر تھا۔ والدین اس سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اور وہ والدین کے ساتھ اکثر اپنی آئندہ زندگی میں خدمات کے وعدے کرتا رہتا۔ افسوس کہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ مرحوم جب بیمار ہوا۔ تو شروع شروع میں اس کی بیماری کا پتہ نہ چلا۔ سب سے پہلے ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اس کی خطرناک بیماری کا احساس دلایا۔ تقریباً تین ماہ تک میو ہسپتال کا تجویز کردہ علاج گھر میں ہی کیا جاتا رہا۔ لیکن اس کی حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ بالآخر تین ماہ کے بعد ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ہسپتال میں تقریباً تین ماہ تک مسلسل علاج ہوتا رہا۔ لیکن ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بیماری کے ایام میں اس نے کبھی "تکلیف" کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ جب کبھی اس کی والدہ یا کوئی اور رشتہ دار یا والد ہسپتال میں ملنے جاتے۔ تو ان کو بھی تاکید کرتا۔ کہ گھر میں جا کر یہ کہنا۔ کہ وہ اچھا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ فکر کریں۔ اس کی والدہ جب اس کی بیماری پر اظہار غم کرتی۔ تو ہمیشہ تسلی دیتا۔ اس کے وارڈ میں جو دوسرے مریض تھے، وہ اس کی خاموش طبیعت سے نہایت درجہ متاثر تھے۔ جب کبھی میں ہسپتال جاتا۔ اس کا ہمسایہ مریض اکثر یہ کہا کرتا۔ کہ آپ کا عزیز تو بالکل بے زبان ہے۔ بعض اوقات رات کو اس کی کرب اور اضطراب کی حالت دیکھ کر میں خود یہ اندازہ لگاتا ہوں۔ کہ اسے تکلیف ہے۔ اور میں خود ہوس سرجن کو بلا کر مناسب حال علاج کرواتا ہوں۔ لیکن اس نے کبھی زبان سے ہمارے سامنے یا ڈاکٹر صاحب کے سامنے تکلیف کا اظہار نہیں کیا۔ ہسپتال کے ایام میں مرحوم نے جو تاثرات اپنے ہمسایہ مریضوں کے دل پر چھوڑے ہیں۔ اس کا اندازہ ایک خط سے ہو سکتا ہے۔ جس میں اس کے ساتھ کے مریض نے مرحوم کی وفات کے بعد ربوہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بھجوایا ہے۔ یہ خط لکھنے والے ایک غیر احمدی دوست ہیں۔ جو کہ وزارت صنعت میں ایک ممتاز جگہ پر متعین ہیں۔ اور بیمار ہو کر آج کل رخصت پر ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ اس خط میں وہ لکھتے ہیں:۔

"سلیم فنا نہیں ہوا۔ صرف آپ کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ رحمتِ رب العالمین کی چادر نے اسے اپنے اندر چھپا لیا ہے۔

مرحوم ایک ایسا گوہر تھا، جس کی تابانی ٹوٹنے کے بعد اور زیادہ ہو گئی۔ میرے عزیز یاد تو بھول جاتی ہے۔ مگر نقش نہیں مٹ سکتا۔ میرے آنسو تیری مرقد پر شبنم افشانی کریں گے۔ حتیٰ کہ میری موت کے سورج کی کرنیں ان قطروں کو جذب نہ کر لیں۔" (ایک غمزدہ)

مرحوم کی وفات سے تین روز قبل ہمیں یہ یقین ہو گیا تھا۔ کہ مرحوم اب زیادہ دیر تک ہمارا ساتھ نہیں دے گا۔ اس لئے ایک تحریری درخواست کے ذریعہ وارڈ کے انچارج سے مرحوم کو گھر لانے کی اجازت حاصل کی گئی۔ مرحوم ربوہ میں آنے کے بعد کسی سے بات نہیں کر سکا۔ البتہ اشاروں ہی اشاروں سے اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کو صبر کی تلقین کرتا رہا۔ یہاں تک کہ مولا حقیقی نے مرحوم کو اس جہان فانی سے کوچ کا حکم دیا۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اسے اپنی آغوش رحمت میں لے لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت کے احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر اس کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر کی دعا فرمائیں۔

تحریک جدید اور رجسٹروں کی ورق گردانی

تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کے رجسٹروں کی ورق گردانی سے ظاہر ہو رہا ہے کہ ابھی تک بہت سی جماعتوں اور معتدبہ براہ راست وعدہ کرنے والے احباب نے وعدوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ہر امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کا فرض قرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی جماعت کے وعدے نہ صرف اضافہ سے کر حضور میں پیش کرے یا اس دفتر میں پیش کرنے کے لئے ارسال کرے بلکہ گذشتہ سال جو وعدے پیش ہوئے تھے ان سے اس نئے سال میں ڈیوڑھے کر کے ارسال ہوں۔ اس وقت تک جس قدر وعدے آئے ہیں وہ اضافہ سے تو ضرور ہیں لیکن ڈیوڑھے بہت کم جماعتوں یا براہ راست افراد کے ہیں۔

وعدے ڈیوڑھے کرنے کے لئے حضور کی ہدایت یہ بھی تھی اور ہے کہ ہر شخص تحریک جدید میں نہ صرف خود شامل ہو۔ بلکہ اپنے بیوی اور بچوں کو بھی شامل کرے۔ نیز جو لوگ ابھی جماعت احمدیہ میں باقاعدہ شامل نہیں لیکن وہ تبلیغ اسلام کے لئے جو غیر ممالک میں غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے ہو رہی ہے شامل کیا جائے تو بھی ان کے وعدے ڈیوڑھے بلکہ دوگنے ہو جاتے ہیں۔ اس پر بہت کم جماعتوں نے عمل کیا ہے لیکن چاہیئے کہ ہر ایک جماعت اس پر عمل کرے۔

ابھی موقعہ ہے کہ جماعتیں جنہوں نے وعدے ارسال کر دیئے ہیں یا کرنے والی ہیں وہ اس پر عمل فرمائیں یعنی نہ صرف ہر شخص خود اپنا وعدہ اضافہ سے لکھوائے بلکہ اپنے ساتھ اپنی بیوی اور بچوں کا وعدہ بھی لکھوائے تا اس کا وعدہ کم سے کم ڈیوڑھا ہو جائے۔

زیادہ سے زیادہ یہ فہرستیں ۳۱ دسمبر تک مکمل کر کے "دفتر وکیل المال تحریک جدید" میں پیش حضور کرنے کے لئے پہنچا دیں۔ اغلب خیال ہے کہ یہ وعدوں کی آخری تاریخ ہوگی۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

خدام الاحمدیہ کا انیسواں سال سنگ میل

یکم نومبر ۱۹۵۵ء کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام مرکزیہ کے اراکین کی تقرری کا اعلان ہوا ہے۔ شعبہ مال خاکسار کے سپرد ہوا ہے۔ کسی فریضہ کی احسن طور پر ادائیگی کی توفیق محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی مل سکتی ہے۔ لہذا میں سب احباب کی خدمت میں خصوصیت سے خدام بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں اور باقاعدگی سے کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل خاص سے خاکسار کو آپ سب بھائیوں کے گہرے تعاون اور غیر معمولی امداد کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے اس انیسویں سال میں خدام الاحمدیہ کی "مالی پوزیشن" کو مضبوط ترین بنیادوں پر استوار کرنے کی توفیق بخشے اور اس معیار کو اس قدر بلند کیا جا سکے کہ یہ مالی سال سنگ میل کی حیثیت اختیار کر جائے۔ یہ کام قطعاً مشکل نہیں۔ الٰہی مشیت کا تقاضا ہے کہ یہ نیک تغیر جلد از جلد پیدا ہو۔ ضرورت صرف سوچ اور سمجھ کے ساتھ کام اور حرکت کرنے کی ہے۔ اپنے آقا کے یہ الفاظ ہر لمحہ پیش نظر رہنے چاہئیں۔

"اگر تم اپنی قابلیت کو ظاہر نہیں کرتے تو تم جھوٹے ہو خدا تعالیٰ سچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تم کو لیڈر اسی لئے بنایا تھا کہ تم میں قابلیت پائی جاتی ہے۔ اگر تمہارے دماغ اور دوسرے قویٰ دوسرے لوگوں سے بہتر نہ ہوتے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ملک میں نہ بھیجتا؟"

ہر وہ خادم جس کی نظر سے میری یہ عرضداشت گذرے اس سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ خط لکھ کر یا کسی اور ذریعہ سے اپنے ہر ممکن تعاون اور مدد دینے کی یقین دہانی کرائے گا اور اس سلسلہ میں آئندہ جو الفضل میں نمبروار اعلان شائع ہوں گے۔ ان کو باقاعدگی سے پڑھ کر ان پر بغیر کسی مزید تحریک یا یاد دہانی کے عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ (ملک) محمد رفیق مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم

آپ کی وفات حال ہی میں لاہور میں ہوئی۔ میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ربوہ میں ہی آپ دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کے والد کا نام شیخ امیر اللہ صاحب قریشی تھا۔ آپ میاں غلام حسین صاحب ایس ڈی او مرحوم کے ہم زلف تھے۔ سونی پت بھارت کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد نے بچپن ہی میں اپنے بھائی کے پاس جو سیالکوٹ میں رہائش رکھتے تھے۔ آپ کو تعلیمی اغراض کے ماتحت بھیج دیا تھا۔ ابھی آپ مڈل کی جماعتوں میں ہی پڑھتے تھے۔ کہ کبھی کبھی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سید حامد شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی دیگر بزرگان سلسلہ کی سیالکوٹ کی مجالس میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے دعاوی کے متعلق ذکر خیر ہوتا رہتا تھا۔ شامل ہوا کرتے تھے۔ انہی دنوں طالب علمی کے زمانہ میں ہی آپ نے بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اور پھر جب آپ میٹرک میں پڑھا کرتے تھے۔ اور شادی شدہ تھے۔ اپنی بڑی مرحومہ بیوی کے ہمراہ ۱۹۰۵ء میں قادیان آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل ہو گئے۔

یہ تمام واقعات مجھ سے ۱۹۱۷ء میں مردان میں شیخ صاحب نے بیان کئے۔ جبکہ آپ ایم۔ ای۔ ایس میں ایس ڈی او تھے۔ اور میں تبدیل ہو کر ان کے ماتحت لگایا گیا۔ اور وہیں میں نے بھی بیعت کی۔ اور اب ان کے بڑے بھائی شیخ اللہ بخش صاحب احمدی نے بھی ان واقعات کی تصدیق کی ہے۔ میں شیخ صاحب کی ماتحتی میں صرف ڈیڑھ سال کا عرصہ رہا۔ شیخ صاحب نے میرے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کیا۔ مجھے اپنے وسیع مکان کے احاطہ میں دو کمرے دیئے جن میں میری اور میرے بیوی بچوں کی رہائش ہوتی تھی۔ اور آپ کی مرحومہ بیوی میرے بیوی بچوں سے فیاضانہ سلوک کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم اور مرحومہ کو اپنے قرب میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آپ نہایت ہی بردبار۔ متحمل مزاج اور خاموش طبیعت رکھتے تھے۔ پنجاب کے فسادات کے دنوں میں آپ کی کوٹھی رحمت منزل قادیان میں ہزاروں لوگوں نے پناہ لی۔ جن میں سے میرے خاندان کے اٹھتالیس کس بھی موضع حمزہ ضلع امرتسر سے آکر پناہ گزین ہوئے تھے۔ اس وقت شیخ صاحب اور ان کے بڑے بھائی شیخ اللہ بخش صاحب بار بار لوگوں میں پھر کر ان کی دلجوئی کرتے تھے۔ اور حتی الوسع ان کی خدمت میں ہر وقت کمربستہ رہتے۔ غرض آپ میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کی خود مدد فرمائے۔ آمین۔ (از)۔ جمعدار فضل الدین اوورسیر ربوہ۔

نقد و نظر

"احمدی جنتری ۱۹۵۶ء":۔ اس احمدی جنتری کا یہ انتالیسواں (۳۹) سال ہے تیس سال تک برابر ہر سال بلا ناغہ قادیان سے چھپ کر شائع ہوتی رہی ہے۔ اس میں ہمیشہ ہی تبلیغی۔ اخلاق۔ مذہبی نئے نئے مضامین درج ہوتے ہیں۔ فی جنتری قیمت چار آنہ

"سیرت مسیح موعود" تصنیف لطیف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس میں حضرت اقدس کی زندگی کے واقعات و حالات اور سلسلہ کی تبلیغ درج ہے۔

بار پنجم نیا ایڈیشن قیمت صرف ۸/

"نماز مترجم" نیا ایڈیشن ۲۹ ویں بار۔ ہر قسم کی نماز ترجمہ کے ساتھ درج ہے۔ قیمت ۴/

"قبولیت دعا کے طریق" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بتائے ہوئے پندرہ بیس قبولیت دعا کے طریق ۳/

"کلام محمود" جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پورا کلام درج ہے قیمت ۱/۴ روپیہ

ان تمام کتابوں کی لکھائی چھپائی اچھی ہے۔

محمد یامین تاجر کتب آف قادیان ربوہ ضلع جھنگ سے طلب کریں

درخواست دعا

(۱) میرے گھر پورا ۱۸ نومبر بروز جمعہ چھٹی لڑکی پیدا ہوئی۔ جو صرف ایک گھنٹہ زندہ رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔ اس کی والدہ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے التماس ہے کہ وہ زچہ کی شفایابی اور نعم البدل کیلئے دعا فرمائیں۔ میرے گھر کوئی لڑکا نہیں ہے

(۲) ہمارا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد نرینہ عطا فرمائے آمین۔

شیخ گلزار محمد پٹواری آف شیخوپورہ

روس میں مذہب کے خلاف جنگ کے طریق کار میں تبدیلی

مذہب کے خلاف روس کی اشتراکی حکومت کی جنگ نئی بات تو نہیں۔ البتہ طریق کار وقتاً فوقتاً بدلتا رہتا ہے۔ روسی حکومت مذہب کا نام و نشان تک ختم کرنے کے لئے گذشتہ چالیس برس سے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ لیکن یہ جبر و تشدد بھی مادیت کو عقائد پر غالب نہیں کر سکا۔ حال ہی میں روس میں خلاف مذہب جنگ کے طریق کار میں ایک اور تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ یہ تبدیلی نومبر ۱۹۵۴ء میں روسی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے جاری کردہ ایک حکمنامے سے واضح ہوتی ہے۔ اس حکمنامے میں پارٹی کے ارکان کو "سائینٹیفک الحاد" کا پراپیگنڈا تیز تر کرنے کے لئے کہا گیا۔ لیکن ساتھ ہی انہیں یہ تنبیہہ بھی کی گئی ہے۔ کہ کسی مذہب پرست فرد کے جذبات مجروح نہ ہونے پائیں۔ اس حکمنامے میں جو کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سکرٹری مسٹر خروشیف کے دستخطوں سے جاری کیا گیا، مذہب کے خلاف روسی حکومت کی جنگ کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ

"پارٹی انتہائی منظم اور سائینٹیفک طریقے سے الحاد کا پراپیگنڈا شروع کرنے کو ضروری سمجھتی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سے کسی فرد کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے"۔

مذہب کے خلاف جنگ کے متعلق روس کے طریق کار کی یہ تازہ ترین تبدیلی حسب ذیل بیانات سے بھی عیاں ہے۔

"روسی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پاس ایسی شہادتیں موجود ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ "سائینٹیفک الحاد" کے پراپیگنڈے کے دوران میں حال ہی میں کئی جگہ بعض فاش غلطیاں کی گئیں۔ "قدرتی سائینٹیفک علم" کے پراپیگنڈے کو زیادہ منظم صورت دینے اور مذہب کے خلاف نظریاتی جنگ جاری رکھنے کے بجائے بعض مرکزی اور مقامی اخبارات اور لیکچروں وغیرہ میں مذہبی رہنماؤں اور مذہبی رسوم ادا کرنے والوں پر توہین آمیز اور شرمناک حملے کئے گئے۔

بعض علاقوں میں مذہبی تنظیموں کے امور میں سرکاری مداخلت اور مذہبی رہنماؤں سے بعض افراد اور مقامی تنظیموں کے بُرے سلوک کی مثالوں کا بھی پتہ چلا ہے۔ خلاف مذہب پراپیگنڈے میں ایسی غلطیاں

مذہب اور مذہب پرستوں کے بارے میں کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام اور پالیسی کے بالکل منافی ہیں۔" کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے اپنے اس حکم میں یہ بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ وہ مذہب کے خلاف نظریاتی جنگ ترک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

"مذہب کے خلاف "سائینٹیفک الحاد" کا پراپیگنڈا کارکنوں کی اشتراکی تعلیم کا بنیادی جزو ہے۔ اس کا مقصد عوام میں سائینٹیفک اور مادی علم پھیلانا ہے۔ تاکہ لوگوں کو مذہبی تعصبات کے پنجے سے نجات دلائی جا سکے مذکورہ غلطیوں کی اصلاح کی کوششوں کے نتیجے پر الحاد کے پراپیگنڈے کو کمزور نہیں پڑنے دینا چاہیئے۔"

خلاف مذہب پراپیگنڈے میں مصروف ارکان کو اپنی کوششیں تیز تر رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے حکم نامے میں کہا گیا ہے۔ کہ روس میں عظیم سماجی اور اقتصادی تبدیلیوں سوشلزم کی فتح اور ثقافتی قدروں کی اصلاح کے نتیجے پر روس کی بیشتر آبادی اپنے آپ کو مذہبی قیود سے آزاد کر چکی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ملک میں اب بھی ایسے بہت سے شہری موجود ہیں، جو مادر وطن کی طرف سے عائد ہونے والے فرائض بڑی دیانتداری سے انجام دیتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی مذہبی عقائد کے زیر اثر ہیں۔ حکم نامے میں مذہب پرستوں کے جذبات کا خیال رکھنے کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔

"باعقیدہ لوگوں اور مذہبی رہنماؤں کے خلاف سرکاری کارروائی یا سختی سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ مذہبی تعصبات اور مضبوط اور مستحکم ہو جاتے ہیں۔"

کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اس حکمنامے کے اجراء کے فوراً بعد مسلم آبادی کے علاقوں میں "سائینٹیفک الحاد" کا پراپیگنڈا تیز تر کر دیا گیا۔ چنانچہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۵۴ء کو قازق کے علاقے کستانائی کے ایک نشریے میں کہا گیا:۔

سائینٹیفک الحاد کا مربوط اور منظم پراپیگنڈا شروع کیا جانا اشد ضروری ہے۔ اشتراکی پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ہدایت کی ہے۔ کہ "سائینٹیفک الحاد" کے پراپیگنڈے کے لئے کارکن چنتے وقت بڑی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ تجربہ کار ارکان۔ پراپیگنڈے کے ماہرین دانش۔ مستند مناظر۔ انجنیئر ڈاکٹر اور بیالوجی۔ ریاضی۔ طبیعات اور کیمیا کے اساتذہ کو اس کام پر لگانا چاہیئے۔"

نشریئے میں اس بات کی شکایت کی گئی ہے کہ روس کے دوسرے علاقوں کی طرح اس علاقے میں بھی مادی دہریت پر بہت کم لیکچر دیئے گئے ہیں۔ نشریئے میں کہا گیا:۔

"ترکمان سوسائٹی نے جس کا مقصد سیاسی اور سائینٹیفک علم کی تشہیر ہے۔ اپنے ارکان کے لکھے ہوئے کچھ پمفلٹ چھاپے ہیں۔ جن میں سے ایک "زمین پر حیات کے آغاز کے وقت مذہب اور سائنس" بھی ہے۔"

نشریئے میں بتایا گیا۔ کہ اس کتابچے کے مضامین میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ خدا کا وجود کوئی نہیں ہے۔ اور مادیت ہی اصل اور صحیح فلسفہ ہے۔ ۵ر مارچ ۱۹۵۵ء کو مغربی سائبیریا میں قرغان کے ایک نشریئے میں دہریت کی کئی کتابوں پر تبصرہ کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ یہ کئی قسم کی مذہبی اختراعات کو ختم کر دیتی ہیں۔ ان کتابوں میں لینن کی "سوشلزم اور مذہب" بھی شامل تھی۔ نشریئے میں کہا گیا۔ "اشتراکیوں نے تمام بورژوا نظریات کی جن میں مذہب بھی شامل ہے۔ سخت مخالفت کی ہے۔ روس میں سوشلزم کی فتح نے مذہب کی سماجی بنیادیں بالکل ختم کر دی ہیں۔ لیکن ابھی مذہبی تعصبات باقی ہیں"۔

کمیونسٹوں کی دو رُخی اس بات سے عیاں ہے، کہ قرغان ریڈیو کے نشریئے سے ایک دن پہلے ۴ر مارچ ۱۹۵۵ء کو مشرقی برلن کا ریڈیو جرمنوں کو یہ بتا رہا تھا۔ کہ روسی حکومت عوام اور مذہبی رہنماؤں کو مذہب کے تحفظ کے لئے کافی امداد دیتی ہے۔ اس نشریئے میں کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سکرٹری مسٹر خروشیف کی اس اپیل کا ذکر نہیں کیا گیا۔ جس میں انہوں نے الحاد کی تشہیر

کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کے لئے کہا تھا

۱۸ر مئی کو مکھاچکالا اور ۲۲ر جولائی کو ازگرد کے سٹیشنوں سے بھی ایسے ہی بیانات نشر کئے گئے۔ مکھاچکالا قازق مسلمانوں کا ایک قدیم شہر ہے۔ لیکن ۱۹۱۷ء کے اشتراکی انقلاب کے بعد مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی آباد ہو گئی ہے۔ اسلام پر سب سے شدید اور براہ راست حملہ ۱۱ر اگست کو مکھاچکالا کے ایک نشریئے میں کیا گیا۔

روسی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سکرٹری مسٹر خوروشیف کے ایک حالیہ بیان سے بھی خلاف مذہب جنگ کے طریق کار میں اس تبدیلی کا پتہ چلتا ہے۔ اس بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ روسی حکومت مذہب کے خلاف اپنی ۳۸ سالہ جنگ ختم کرنے یا اس میں تبدیلی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ مسٹر خوروشیف نے یہ بیان ۲۲ر ستمبر کو روس کا دورہ کرنے والے فرانسیسی مدبّروں اور اخبار نویسوں کی ایک جماعت سے ملاقات کے دوران میں دیا۔ جو یہ ہے۔ "اگرچہ روسی حکومت ضمیر اور مذہب پر عمل پیرا رہنے کے متعلق شخصی آزادی کو تسلیم کرتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کمیونسٹوں نے مذہب کے بارے میں اپنے خیالات بدل لئے ہیں۔ ہم بدستور ملحد ہیں۔ اور ہم اپنی باقی ماندہ آبادی کو مذہبی افیون کے نشے سے بیدار کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے لیکن ہم ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ ہماری خلاف مذہب جنگ سے مذہبی رہنماؤں کے جذبات مجروح نہ ہونے پائیں۔ انقلاب کے بعد ابتدائی چند سال تک حکومت اور کلیسیا کے تعلقات کشیدہ تھے۔ کیونکہ بورژوا ملکوں میں کلیسا نادار طبقے کے سرمایہ دارانہ مفادات کی حفاظت کرتا ہے لیکن اب سوویٹ مملکت کی طاقت بہت بڑھ چکی ہے اور مذہبی رہنماؤں میں کبھی بھی مملکت کے خلاف جذبات نہیں پائے جاتے۔

(فرائڈے ٹرفینت)

احباب ربوہ سے ضروری گذارش

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے مکان پیش کریں

(از صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) افسر جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ بالکل قریب آگیا ہے۔ اس موقعہ پر مہمانوں کی رہائش کا انتظام سب سے مقدم ہے۔ جو دوست اپنی اپنی جماعتوں میں ٹھہریں گے ان کے لئے تو سلسلہ کی عمارتوں میں انتظام ہو چکا ہے۔ لیکن بعض ایسے دوست جن کا کوئی عزیز یا رشتہ دار ربوہ میں رہائش نہیں رکھتا اور وہ اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اپنی فیملی کے ساتھ علیحدہ رہنا چاہتے ہیں درخواستیں کر رہے ہیں کہ ان کو علیحدہ مکان یا کم از کم کوئی کمرہ رہائش کے لئے دیا جائے۔ اس وقت تک ایسی تین سو درخواستیں آچکی ہیں۔ اور ابھی اس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے مقابل دوستوں کے تعاون کے ساتھ ہم صرف ۱۲۵ قیام گاہوں کا انتظام کر سکے ہیں۔ میں احباب ربوہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قربانی کریں اور سلسلہ کے ان مہمانوں کے لئے اپنے مکانوں میں سے ایک ایک دو دو کمرے پیش کریں تاکہ ایسے دوستوں کے ٹھہرانے کا انتظام کیا جا سکے۔ مجھے علم ہے کہ ربوہ میں کوئی گھر ایسا نہیں ہوتا جس میں ان دنوں مہمان نہ ٹھہرتے ہوں۔ اس کے باوجود میں اہالیان ربوہ سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ جس طرح ہر موقعہ پر اپنے اخلاص اور سلسلہ سے محبت کا ثبوت دیتے رہتے ہیں اب بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔

درخواست دعا

عزیزہ منظور بی بی کی آنکھیں خراب ہو گئی تھیں اور اب بالکل نظر بند ہو گئی ہے۔ عزیزہ کی عمر تین سال ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم عزیزہ کی آنکھوں میں بینائی پیدا فرمائے آمین

عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری تصحیح

۱۵ دسمبر کے الفضل میں صفحہ ۷ پر دواخانہ خدمتِ خلق کا جو اشتہار "وہ بے مثل ادارہ کونسا ہے" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے یہ فقرہ شائع ہو گیا ہے۔ کہ "جسے ایک بے نظیر معالج کی نگرانی اور سرپرستی کا فخر حاصل ہے"۔ اصل فقرہ یوں ہے کہ "جس کی ادویہ کو استعمال کرنے کی نامور معالج سفارش کرتے ہیں۔" احباب تصحیح فرما لیں۔ اس غلطی پر الفضل کا عملہ انتظامیہ معذرت خواہ ہے۔ (مینیجر الفضل)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ٹینڈر نوٹس

لاہور ڈویژن

دستخط کنندہ ذیل مندرجہ ذیل کاموں کے لئے طبع شدہ شیڈول آف ریٹس کے مطابق سربمہر شیڈول ریٹ ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۲۲ دسمبر ۱۹۵۵ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک وصول کرے گا۔ یہ فارم اس آفس سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے ۲۲-۱۲-۵۵ کو ایک بجے بعد دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹینڈرز علی الاعلان طریق پر اسی روز تین بجے بعد دوپہر کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	لاگت کا تخمیناً اندازہ	زر ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی
(i) میو روڈ لاہور پر بنگلہ نمبر ۶۰ کو سٹاف کوارٹروں میں تبدیل کرنا۔	۱۰،۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے
(ii) فیض باغ کالونی جی۔ٹی روڈ لاہور میں احاطے کی دیوار کی تعمیر۔	۸۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے
(iii) کارسن انسٹی ٹیوٹ میں چھتوں کی مرمت	۱۴،۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے
(iv) بلاک نمبر ۴۷ اور ۴۸ کے ماتحت عملے کے کچے کوارٹروں کو گرانے کے بقیہ کام کی تکمیل اور ڈی ایس آفس لاہور کے قریب ان کی ازسرنو تعمیر۔	۲۴،۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے
(v) ڈی سی۔ ڈی آفس بلڈنگ مغلپورہ میں chemist & metallurgist کی مشین نصب کرنے کے لئے ایک نئے کمرے ۲۰×۴۰ فٹ کی تعمیر کے بقیہ کام کی تکمیل	۱۰،۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے
(vi) شاہدرہ کے قریب راوی برج نمبر ۲ کے حفاظتی بند کی مرمت جسے سیلاب سے نقصان پہنچا ہے	۱۹۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے

وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نام ۲۲ دسمبر ۱۹۵۵ء سے قبل رجسٹرڈ کرالیں۔ — تفصیلی شرائط وکوائف اور طبع شدہ شیڈول ریٹ دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں تعطیل کے علاوہ کسی بھی دن دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے ایڈمنسٹریشن سب سے کم لاگت کے یا کسی اور ٹینڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور

اعلان

مسمی فیض محمد ولد چودھری فضل دین کاہلوں ۲۶ نومبر کی شام سے ربوہ سے گم ہے۔ رنگ گندمی قد لمبا۔ عمر ۱۴ سال۔ اونچی ناک آنکھیں بڑی بڑی ہیں آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ جس صاحب کو کچھ علم ہو۔ چودھری احمد خاں والد غلہ منڈی ربوہ کو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔